THE AKHBAR ALHAKAM

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

بجرام کہ وقت تو نزدیک رسید پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد (الہام سیدنا مسیح موعودؑ)

ایڈیٹر
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی عرفانی

ہر انگریزی مہینہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء روز شنبہ | نمبر ۱۶

دُعا و اُشتہا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نظم جو ایام طالب علمی میں آپ نے لکھی تھی یہ نظم ایک طرف دعا ہے اور دوسری طرف اس میں جماعت کو تعلیم ہے کہ وہ کیا ہو جائیں۔ (ایڈیٹر)

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانہ کی مانند فدا ہو جاؤ

جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ
جو ہیں اس در سے جدا اُن سے جدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کیلیے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

غنچۂ دیں کیلیے بادِ صبا ہو جاؤ
کفر و بدعت کیلیے دستِ قضا ہو جاؤ

سرِ خرو روبروئے داورِ محشر ہو جاؤ
کاش تم حشر کے دن عہد برآ ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ

بحرِ عرفاں میں غوطے لگاؤ ہر دم
وصلِ مولیٰ کی جو بھوکے ہیں انھیں سیر کرو

قطب کا کام دو تم ظلمتِ تاریکی میں
پنبۂ مرہم کافور ہو تم زخموں پر

طالبانِ رخِ جاناں کو دکھاؤ دلبر
امرِ معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا

دمِ عیسیٰ سے بڑھکر ہو دعاؤں میں اثر
راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

بانیٔ کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ
وہ کرو کام کہ تم خونِ ھدیٰ ہو جاؤ

بھولے بھٹکوں کیلیے راہ نما ہو جاؤ
دلِ بیمار کے درمان و دوا ہو جاؤ

عاشقوں کیلیے تم قبلہ نما ہو جاؤ
بیکسوں کیلیے تم عقدہ کشا ہو جاؤ

یدِ بیضا بنو موسیٰ کا عصا ہو جاؤ
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

موردِ فضل و کرم وارثِ ایمان و ھدیٰ
عاشقِ احمد و محبوبِ خدا ہو جاؤ

(انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا)

مسلمان آریوں کے دھوکہ میں نہ آئیں

سانپوں اور بھیڑیوں سے صلح ہوسکتی ہے آریوں سے نہیں

فتنۂ ارتداد میں آریوں نے جو قدم اُٹھایا ہے اُس کی غرض وغایت اگر اظہارِ حق اور دعوتِ حق ہوتی تو ہم آریہ سماج کی اس کوشش کو عزت کی نظر سے دیکھتے۔ لیکن واقعات بتا رہے ہیں کہ آریہ سماج اس میدان میں اس لیے نہیں اُترا کہ وہ حق و حکمت کا حامل اور صداقت کا مبلغ ہے اسکی غرض اور مقصد

ہندوستان سے مسلمانوں کی ہستی کو مٹانا ہے۔

اور یہی مشن لیکر وہ کھڑا ہوا ہے۔ ابتداءً وہ ایک اصلاح یافتہ ہندو مذہب کے نام سے اُٹھا۔ اور اس نے عام سناتن دھرمی ہندوؤں کی مخالفت میں طوفان بے تمیزی پیدا کیا۔ ہندوؤں کے تمام مقدس بزرگوں اور رشیوں کو گالیاں دیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہوا ہندوؤں کے خلاف لکھا برہمنوں کو آج جنکی عزت و اکرام کا دعویٰ کیا جاتا ہے

پول کھل گیا

آج سے تیس برس پیشتر کا لٹریچر آریہ سماج کا دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ سناتنی ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف کس قدر ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ میری غرض آریہ سماج کی مذہبی جنگ و جدال کی تاریخ لکھنا نہیں۔ ورنہ میں بتاتا کہ کس کس طریق پر انھوں نے دنیا کے راستبازوں اور صادقوں کی مخالفت کی ہے ان کے زبان قلم اور قلم زبان سے نہ ہندو مذہب کے رشی بچے۔ نہ عیسائیوں کے ہادی اور نہ سکھوں کے مقدس اور نہ اسلام کے فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم احمدی جماعت نے آریہ سماج کی اس ظالمانہ اور معاندانہ سپرٹ کا ہمیشہ متانت اور معقولیت سے جواب دیا اور تمام راستبازوں کا خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے تھے ڈیفنس کیا اور یہ سلسلہ اپنے اس مقصد کو کبھی ہاتھ سے نہیں دے گا اسلیے کہ وہ خدا کی طرف سے صداقت اور صداقت کے حاملوں کی حمایت اور تصدیق کے لیے قایم ہوا ہے۔ پھر آریہ سماج پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ اسپر ایک پولٹیکل باڈی ہونے کا الزام لگا۔ مگر آریہ سماج نے شور مچایا کہ وہ خالص مذہبی تحریک ہے اور سیاسی امور سے اسے تعلق نہیں۔ جہاں تک کہ لالہ لاجپت رائے کی پہلی گرفتاری پر اس سے علیحدگی کا اظہار کیا گیا ہمنے اسوقت بھی ظاہر کیا تھا کہ

آریہ سماج ایک پولٹیکل جماعت ہے

ہماری اس رائے کو آریہ سماج نے مخالفت اور عداوت کے رنگ میں دیکھا لیکن آخر واقعات نے بتا دیا کہ آریہ سماج بحیثیت مذہب نہیں بلکہ بحیثیت ایک سیاسی جماعت کے اسلام کی دشمن ہے۔ اس دشمنی کے لیے مختلف اوقات میں اس نے مختلف منصوبے کیے۔ میں ان شاءاللہ بتاؤں گا کہ کون کون تدابیر اس نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ احمدی جماعت نے آریہ سماج کی چالوں کو ہمیشہ سمجھا اور مطالعہ کیا ہے اور اس کے لیڈروں کو اصلی روپ میں دیکھا ہے۔ اس لیے ہم نے ہمیشہ مسلمانوں کو ان کی چالوں سے واقف کیا۔ اب آریہ سماج جس رنگ میں اسلام پر حملہ آور ہوا ہے اگر اس کا اثر مذہب کی حیثیت تک ہوتا تو کچھ بات نہ تھی۔ بلکہ معاملہ بہت آسان تھا۔ آریہ سماج اپنے مذہب کے اصولوں پر اسلام سے مباحثہ کر سکتا تھا اور یہ بھی اسے حق تھا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرے اور ہم سے جواب لے۔ اور اپنے مذہب کی صداقت دلائل و براہین ہی سے نہیں بلکہ خارق عادت نشانات کے ذریعہ ثابت کرے مگر آریہ سماج کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ

وہ میدان میں ٹھہر نہیں سکتا!

اور اگر اب بھی اسے حوصلہ ہے تو مناظرہ کرے۔ اس فتنہ ارتداد کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے مختلف چیلنج مباحثہ کے آریہ سماج کو دیئے گئے مگر اسے حوصلہ نہیں ہوا اور نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ اسلیے وہ اپنی چالوں سے مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہونچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایک طرف وہ مسلمانوں کو صلح اور آشتی کا پیغام دیتے اور اس لوری سے سلا دینا چاہتے ہیں اور ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ دوسری طرف راستبازوں اور صادقوں کے امام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی کامل اور زندہ کتاب قرآن مجید پر کیسے بیباک اور ہتک آمیز حملے کرتے ہیں۔ اسلام حملوں سے نہیں ڈرتا۔ اس نے شروع سے دشمنوں کے حملے میں پرورش پائی ہے۔ جو تیغ و سنان کی چھاؤں میں بڑھا اور پھلا ہے۔ اور ساری دنیا کی متحد مخالفت بھی اسلام کو خدا کے فضل سے نابود نہیں کر سکتی۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو اس سے ٹکرائے گا وہ خود چکنا چور ہو کر رہے گا۔

ایسی حالت میں جبکہ ان کی زبان کی درانتی اسلام کے خلاف چلتی ہے مسلمان کب تک گوارا کریں گے کہ ان کا خواب آور لوریوں کو سن کر اپنی حمیت اور غیرت اسلامی کے جذبات کو خواب شیریں کی نذر کر کے بے حس ہو جاویں۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ ہم ہر مبارک اور امن بخش تحریک کے حامی ہیں۔ اسلیے کہ اسلام دنیا میں امن اور سلامتی پیدا کرنے کے لیے آیا۔ اور آج جس کو خدا تعالیٰ نے حقیقی قصر امن کی تعمیر کا افتخار بخشا ہے اور جس کو شہزادہ امن کے نام سے بھیجا ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپنے ہمیشہ اپنی تعلیم اور عمل سے دنیا میں امن عامہ کو پھیلانا چاہا ہے۔ مگر یہ کبھی ہم سے گوارا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کبھی کوئی مسلمان اسکو گوارا کر سکتا ہے کہ ان آریہ صاحبوں سے وہ گندی گالیاں سنتے رہیں۔ جو اس جلیل القدر صادق کو دی جاتی ہیں۔ جسکا نام ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان بالکل درست اور بجا اور جائز ہے کہ

> "جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں؟
>
> میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔
>
> خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جس سے ایمان جاتا رہے"

پس یہ صلح کا اعلان یہ اتحاد کا خواب شیریں مسلمانوں کو دھوکہ میں نہ ڈالے:

جب تک وہ اس کا تعہد نہیں کر لیتے اُسوقت تک یاد رکھو یہ معاہدات یہ ہندو مسلم اتحاد کے ترانے تمہارے ایمان اور قوم کی تباہی کا ذریعہ ہو رہے ہیں۔ اتحاد ہو اور ضرور ہو صلح ہو اور ضرور ہو مگر اس طریق پر کہ

پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور راستباز تسلیم کریں

آریہ سماج کو سب سے زیادہ خطرہ احمدی جماعت سے ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ مسلمانوں کو سلسلہ کے خلاف بھڑکائے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ آریہ سماج کا اس سے کیا مقصد ہے؟ صرف ایک اور ایک ہی مقصد ہے کہ وہ مسلمانوں کو خانہ جنگی میں مصروف کر کے اسلام کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو نگل جاویں ...... آریہ سماج یاد رکھے کہ احمدیت کا ایک ایک فرزند آریہ سماج کا مقابلہ کرے گا۔ اور وہ اسوقت خانہ جنگی کی تمام تحریکوں کو نظر انداز کرے گا اگر بعض ناواقف مسلمان آریہ سماج کی کسی تحریک یا پوشیدہ کارروائیوں کے نیچے آ کر.. احمدیت کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کرانے کی کوشش کریں گے تو احمدیت کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ اپنی طاقت اور وقت کو آریہ سماج کی تحریک کے کچلنے ہی میں صرف کرے۔ کیونکہ یہی بڑا دشمن اس وقت اسلام کا ہے اور اسلام کے ہر دشمن کے حملے کا مقابلہ کرنا

احمدیت کا نصب العین ہے

میں مسلمانوں کو آریہ سماج کی طمع سازیوں سے آگاہ کرتا ہوں اور اپنے معزز معاصرین سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ آریوں کی ان حرکات سے مسلمانوں کو واقف کرنے میں کمی نہ کریں۔ اسلام پر یہ ایک نازک وقت ہے اس لیے نہیں کہ اسلام کی تعلیم میں نعوذ باللہ کمزوری ہے۔ بلکہ اس لیے کہ دشمن اپنی پوری طاقت اور پورے کر و فر سے حملہ آور ہوا ہے اس نے اپنے مکائد اور حیل کی رسیوں کے سانپ بنا کر چھوڑے ہیں مگر وہ خدا جو فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر ظاہر ہوا اور جس نے عصائے موسیٰ میں وہ خواص رکھ کر تمام ساحروں کے سحر کو باطل کر دیا۔

آج بھی وہی قدرتیں دکھانے پر قادر ہے

اسلام کی پاکیزہ اور مبرہن تعلیم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی آج بھی وہی نشانات دکھائے گی لیکن اس کے لیے ضرورت ہے کہ ہم حبل اللہ کو مضبوط پکڑے رہیں اور تمام اختلافات اندرونی الگ رکھ کر

بنیان مرصوص ہو کر دشمن پر حملہ کریں

ہمارے دل ایک اور پاک ہوں اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان ہمارا اونچ و رڈ ہو خدا کی قدرتوں اور آیات کے ظہور کے ایسے ہی موقع ہوتے ہیں۔ اگر استقامت اور حوصلہ سے کام لیا گیا تو تم دیکھو گے کہ اس فتنہ کے بعد کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

قرآن مجید یہ بشارت دے چکا ہے کہ ایک کے مرتد ہوتے پر وہ قوم عطا کر دیتا ہے۔ لیکن ارتداد کی تحریک کو ترقی پانے دینا ہمارا کام نہیں، ہمارا کام اس کو روکنا [illegible] اور ایک ایک اور خدا ترس دل لے کر ہر حملہ دشمن سے اسکا مقابلہ کرنا ہے اور ایسی اگر کوئی بدقسمت مرتد ہوگا تو یقیناً اس کے بدلہ میں

ایک قوم آئے گی

خدا کی نصرت اور فرشتوں کا نزول دروازہ پر ہے مگر دیکھو آریوں کے فتنہ اور عناد سے اسے کھو نہ دینا آریہ سماج انتہائی کوشش سے کام کر رہا ہے کہ تم کو راستہ بھلا دے اور اس کے ذریعہ

وہ شیطانی ظہور ہیں کو عداوت کہتے ہیں

پس اس ابن آدم کے دشمن کا مقابلہ کرو اور اس کے سر کو خدا کی توفیق اور تائید سے دلائل و براہین کے ساتھ کچل دو اور ہمیشہ کے لیے شیطان کو مایوس کر دو۔

نظم

ذیل میں ایک نظم درج کی جاتی ہے۔ جو اس چوتھے تبلیغی وفد کے ایک پر جوش ممبر نے بوقت رخصت حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔ (ایڈیٹر)

راہِ مولیٰ میں اُٹھے جان لڑائے کوئی

راہِ مولیٰ میں اُٹھے جان لڑائے کوئی
یارو میدان میں جانے کو بلائے کوئی
سن لو اے دوستو اک [illegible] تم
چھوڑ کر دین خدا ہونے لگے ہیں مرتد
وہ نہیں جانتے اسلام کسے کہتے ہیں
ان کو سمجھائے کہ اسلام کی خوبی کیا ہے
آریہ قوم نے یہ کیسا ستم ڈھایا ہے
دھوکا دے دے کر مسلمانوں کو بہکاتی ہیں
زعم میں اپنے تو [illegible] سے پھرتے ہیں
کوششیں ان کی سبھی خاک میں مل جائیں گی
خوابِ غفلت میں ہیں اسوقت مسلماں [illegible]
بس کو ہے دعوئے ایماں کہاں ہے آئے
[illegible] چھوڑ دیں میدان اگر ہے دل میں
دستِ محمود میں ہے لشکر احمد کی کماں
ہم فتح پائیں گے اس جنگ میں ان شاء اللہ

مرد میدان بنے بھاگ نہ جائے کوئی
بڑھ کے لبیک کہو دل نہ چرائے کوئی
راجپوتوں کو ضلالت سے بچائے کوئی
رہِ مولیٰ کی طرف ان کو بلائے کوئی
ہے ضرورت انہیں اسلام سکھائے کوئی
آئینۂ حق حقیقت کا دکھائے کوئی
جھوٹ کا ان کے مزا ان کو چکھائے کوئی
بات تو تب ہے دلائل سے منائے کوئی
احمدیت کے مقابل میں تو آئے کوئی
دین کی آنکھ حقیقت جو سنائے کوئی
خواب خرگوش سے اٹھ جگا [illegible] کوئی
جا کے میدان میں کچھ کر کے دکھائے کوئی
خدمت دین سے [illegible] کوئی
بالمقابل صفِ اعدا کے آئے کوئی
جائیں گے ہم تو وہاں جا نہ [illegible] کوئی

ہم بھی جاتے ہیں وہاں فضل خدا سے اجمل
کریں سب آپ دعا بھول نہ جائے کوئی

دار الامان کا ہفتہ

ا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت رو بصحت ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔

۲۔ مورخہ ۱۶ر اپریل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا چوتھا تبلیغی وفد میدان کارزار (علاقہ ارتداد راجپوتان) کو روانہ ہو گیا ہے۔ جو ۱۸ اصحاب پر مشتمل تھا۔ اس قافلہ کے امیر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی عرفانی ایڈیٹر الحکم تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے شہر کے باہر تک مشایعت فرمائی اور رخصت کرتے وقت زریں ہدایات فرمائیں۔ جو ان شاء اللہ مجاہدین کو کامران بنانے کا باعث ہوں گی۔ بعد ازاں حسب دستور قافلہ السلام علیکم کہتا ہوا روانہ ہوا اور حضور دعا فرماتے رہے جب مجاہدین حضور کی نظروں سے اوجھل ہوگئے تو آپ مع خدام واپس تشریف لے آئے۔ اُمید ہے کہ ناظرین تک اخبار پہنچنے کے وقت احباب اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ہر میدان میں ان کی نصرت فرما دے۔

۳۔ حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب و حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب وغیرہ کا جو وفد برائے تبلیغ روانہ ہوا تھا۔ وہ سیالکوٹ میں عیسائیوں سے اور فیروز پور میں آریوں سے کامیاب مباحثے کر کے مورخہ ۱۷ر اپریل کو واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۴۔ رمضان المبارک کا مبارک مہینہ، خدا کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش کا مہینہ آگیا۔ پہلا روزہ ۱۹ر اپریل ۱۹۲۳ء بروز جمعرات کو رکھا گیا۔ احباب کثرت سے دعائیں کریں۔

بڑھو!

اے احمدی جوانو! بڑھے چلو

ذیل کا مضمون میرے تیسرے بیٹے عزیز محمد یوسف علی کا لکھا ہوا ہے۔ اور یہ اس کا پہلا مضمون ہے جو اخبار میں شائع ہوتا ہے۔ میں بدوں کسی اصلاح کے اسے اسلیے درج کرتا ہوں کہ اس کے خیالات اور جذبات کا اندازہ اس سے ہوتا ہے احباب۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو سلسلہ کی قلمی خدمت کے لیے اخلاص، جوش اور عملی قوت عطا کرے۔ (ایڈیٹر)

بڑھو! بڑھو!! - اے احمدی جوانو! بڑھو! تمہارے سینوں میں جو جوش، ولولہ، شوق اور مذہبی جذبہ ہے اب خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے اُس کے ظاہر اور استعمال کا وقت آگیا۔

بڑھو! بڑھو!! اگر لیٹے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو تو فوراً چل پڑو۔ اب وہ وقت ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں، میدان کارزار میں، اپنی طاقت اور جوش کے ساتھ جلد جلد پہنچو۔

پیارے دوستو! دنیا میں ہزاروں مذاہب ہیں ان سب میں سے زندہ مذہب اسلام ہی ہے۔ اور وہ وقت عنقریب آتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس معرکہ عظیم میں جماعت احمدیہ ہی کو فتح حاصل ہوگی۔ کیونکہ اس کے اندر صداقت، سچائی اور روحانیت کا ایک زبردست پاور ہے جو ایک پہاڑ سے کم نہیں اور یہ یقینی امر ہے کہ جو اس پر گرے گا وہ توڑا جائیگا اور جس پر یہ گرے گا اُس کو ریزہ ریزہ کردے گا۔

اے قوم کے بزرگو! بوڑھو! جوانو! بچو! اُٹھو۔ اور ہمت سے مردانہ وار آگے بڑھو۔ دیکھو ایک وہ بھی وقت تھا کہ ہمارے آقا سید و مولیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم کے لیے طلب فرماتے۔ تو جوان تو جوان ننھے ننھے بچے ایڑیاں اُٹھا اُٹھا کر اپنے آپ کو پیش کرتے۔ صحابہ کرام نے جس اخلاص و ایثار کا نمونہ دکھایا وہ اس قابل ہے کہ تم اُس کی پیروی کرو اور سلسلہ کے لیے قربانی اور جاں نثاری کا ثبوت دو۔ یہی وقت یہی موقع ہے۔

اس وقت یہ جنگ معمولی جنگ نہیں بلکہ نور اور ظلمت، مومن و شیطان، کفر اور اسلام کی آخری اور زبردست جنگ ہے

یہ وقت خاموشی اور آرام سے بیٹھنے کا نہیں اسوقت تم وہی نمونہ دکھاؤ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دکھایا۔ اسوقت ضرورت ہے کہ تمہارے تو کیا بچے بچے کے دل میں ایسا جوش اور تڑپ ہو کہ جانوں اور مالوں کو قربان کرتے ہوئے میدان مقابلہ میں نکل کھڑے ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث و جاذب بنیں۔

اے قوم! تیرے سوا اور کوئی نہیں جو کہ اس عظیم الشان جنگ کا مقابلہ کرے اور ہمت مردانہ دکھائے۔ کیونکہ تو ہی خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور تو ہی اُس کے کلام پاک قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہے۔ ہندو مسلمانوں میں سچا اور حقیقی اتحاد پیدا کرنیوالا مذہب اسلام ہی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اسلام کے سایہ عافیت میں ہیں۔ اور ان کو چاہیئے کہ جبتک ان کے دوسرے بھائی (ملکانہ قوم) ان کے ساتھ نہ مل جائیں تب تک ان کو چین نہ آئے۔

پس وہی شخص نیک ہے جو ڈوبتے ہوئے کو نکالے۔ شجاعت، بہادری اور دلاوری اسی بات میں ہے۔ کہ کوئی آگ میں جل رہا ہو تو اسکی مدد کرکے اسکو وہاں سے نکالا جائے۔

پس اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم میں کچھ غیرت ہے، تو اپنے اُن بھائیوں کو بچاؤ جو ایک مچھلی کی مانند ہیں۔ جیسے ایک بڑی مچھلی چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو ایک بار منہ کھول کر ہڑپ کر جاتی ہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کا حال ہے جو کہ سینکڑوں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو رہے ہیں۔ اُن کو بچاؤ اُن کی خبر لو اور اُن کی مدد کے لیے بڑھ بڑھ کر میدان میں آؤ۔ یہ وقت ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ورنہ بعد میں پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔

اے قوم! اگر تو اپنے آپ کو مومن کہلانے کی مستحق ہے تو پھر تجھے کسی بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ مومن وہی ہے جو جفاکش ہو۔ اور تکلیفوں اور مصیبتوں کے وقت پریشان نہ ہو اور غیرت اسلامی رکھتا ہو۔ ورنہ جس میں اس بات کا احساس نہ ہو وہ مردہ ہے۔ اسلیے ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ جوان ہوں یا بوڑھے۔ اس کام کے لیے فوراً کمربستہ تیار ہو جائیں۔

تم اپنے دل میں عزم کرلو کہ خدا کے فضل و کرم سے فتح حاصل کرینگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور فتح حاصل کروگے۔ اور دل میں اس بات کا عزم ہو کہ ہم اسوقت تک آرام نہ کرینگے جبتک ہم اپنے بھائیوں کو آگ سے نہ بچالیں اور اسوقت تک ہم کھانا نہ کھائینگے جبتک ہمارے بھائی دسترخوان پر شامل نہ ہوں گے۔

دیکھو سکھوں نے نمونہ دکھایا ہے اور کس قدر تکلیف اور برداشت کرتے ہیں اور گولیوں کا کسطرح سامنا کرتے ہیں جبکہ پتھر پر برس رہی ہوں اس قدر تکلیف جبکہ بھی وہ اپنا منہ نہیں موڑتے بلکہ لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اُن کے جسم گولیوں کی شدت کو محسوس نہیں کرتے۔ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی تھی جو ان کو بھڑکا رہی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ جو مذہبی زخم ہے۔ وہ ان گولیوں کے زخموں سے زیادہ کارگر ہے۔ اور یہ گولی اُن کے سینے کو بری طرح زخمی کرتی ہے اور اُس زخم کے مقابلہ میں دوسری گولی کا زخم کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ آخر کار وہ کامیابی اور فتح کا منہ دیکھتے ہیں۔

اے مسلمانو! اگر تم میں کچھ احساس ہے تو تم اُٹھو اور اپنا قدم بڑھاؤ۔ تمہارا مذہب تو ایک سچا مذہب ہے اور تمہارا جوش ایک سچا اور دلی جوش ہے۔ اس لیے تم کو چاہیئے کہ تم کسی تکلیف کو تکلیف نہ سمجھو اور اس تکلیف سے بڑھ کر اور کون سی تکلیف ہوگی کہ ہمارے بھائی (ملکانہ قوم) سانپوں کا شکار ہو جائیں اور ہم بے حس پڑے رہیں دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی تکلیف نہیں۔ سو اسلیے ہم کو چاہیئے کہ اپنی تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے جس قدر ہم سے ہو سکے کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھیں۔

اے قوم! تو نے اگر ہمت اور استقلال اور جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گر کر قدم بڑھایا تو ہمیں کامل یقین ہے کہ تو ہی اسلام کی عزت اور شوکت کو قایم کرنے والی ہوگی اور تیرے سے ہی یہ دولت اسلام کا پرچم ہر جگہ اور دنیا کے کناروں اور سعید روحوں کے دلوں پر لہرائے گا۔

اس لیے تجھ کو چاہیئے کہ تو اپنا قدم جلدی جلدی اُٹھا کر اور بڑھکر اپنے بھائیوں کو آفت ناگہانی سے بچائے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کام کے کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمارے بھائیوں کو ضلالت سے بچا کر صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین۔

خاکسار

محمد یوسف علی ابن شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

درخواست دعا

تمام احباب ماسٹر محمد نعیم الدین صاحب احمدی مقیم بمبئی کی روحانی و مالی ترقیات کیلیے دعا فرمائیں۔

نوگانوں کے متعلق آریوں کی بدزبانی
آریوں کا جھوٹ آریوں کی زبانی
ایک معزز ملکانہ راجپوت کی شہادت

جیسا کہ خیال نہیں بلکہ یقین تھا کہ آریوں نے موضع نوگانواں کے متعلق اس قدر جھوٹ بولا ہے کہ جس کی انتہا نہیں اور لطف یہ کہ خود آریوں کے اپنے بیان ایک دوسرے کی تردید کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "تیج" جو مہاشہ شردھانند صاحب کا خاص اخبار ہے اس کا یہ بیان ہے کہ:۔

"یہی اعلان ۱۳ اپریل کے "کیسری" میں شائع ہوا ہے لیکن اسی تاریخ کے "بندے ماترم" میں اس میں دو سو کا اضافہ کرکے لکھا گیا ہے کہ "مسلمانوں کا گڑھ موضع نواں گاؤں پنڈت بدھ دیو ور جانند آشرم امرتسر کی کوششوں سے فتح کیا گیا ۱۴۰۰ مرد عورتیں اور بچے زیر نگرانی مہاتما ہنس راج شدھ کئے گئے"

مگر اخبار "ملاپ" ۱۳ اپریل میں ۶۰۰ اور بڑھا کر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

"۸ اپریل کو مرنگھے گاؤں کی جو ضلع متھرا میں ایک مرکزی جگہ ہے شدھی ہوئی۔ اس کی آبادی تین ہزار کی ہے۔ اس میں سے دو ہزار شدھ ہو کر ویدک دھرم کی شرن میں آگئے اور باقی کے لیے ۱۳ تاریخ مقرر کی گئی ہے"

اب آریوں کے ان بیانات سے کس کو صحیح سمجھا جائے اور کس کو غلط۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کے سب سراسر جھوٹ ہیں۔ اور دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کے ماتحت جو جس کے جی میں آیا لکھدیا ہے۔ اس گاؤں کی ساری آبادی اور مردم شماری کی تازہ رپورٹ کی رو سے ۱۲۷۵ نفوس پر مشتمل ہے جس میں ۷۰۹ ہندو ہیں اور ۵۷۵ مسلمان راجپوت (دیکھو رپورٹ مردم شماری ضلع متھرا ۱۹۲۱ء) لیکن آریوں کی راست بیانی ملاحظہ ہو۔ ان میں سے دو ہزار کو اشدھ کر دینے کا اعلان کر رہے ہیں اور باقی ماندہ کو ۱۳ تاریخ شدھ کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کس حساب سے ایک ہزار پانچسو کچھ میں سے دو ہزار کو اشدھ بھی کیا جا سکتا ہے اور پھر لوگ بچ بھی رہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ آریہ صاحبان جہاں ملکانوں کو کئی قسم کی چالبازیوں دھوکہ دہیوں اور لالچوں سے ورغلانے اور بہکانے میں مصروف ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو کارگزاری دکھانے اور دوسرے دیہات کے ملکانوں کو مرعوب کرنے کے لیے اس قسم کے جھوٹ بولنا شیر مادر سمجھتے ہیں۔

ذیل میں ایک پڑھے لکھے معزز ملکانہ راجپوت کا جو خود شدھی کے دن نوگانواں میں موجود تھا اعلان درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جس دن آریوں نے نوگانواں میں شدھی کا کھیل کھیلا ہے۔ اس دن میں خود اس گاؤں میں موجود تھا اور میں نے ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ جن لوگوں کو شدھ کرنے کا اعلان اسی جگہ کیا گیا۔ اور جو مدت عرصہ سے آریوں کے زیر اثر تھے۔ ان کی تعداد کسی صورت میں ساٹھ سے زیادہ نہ تھی لیکن آج آریہ اخبارات میں یہ دیکھ کر مجھے نہایت حیرت ہوئی کہ آریوں نے اس گاؤں کے دو ہزار افراد کے اشدھ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جو کہ سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ اور میں آریوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر جھوٹ بولنا ان کے مذہب میں پاپ ہے۔ تو اس پاپ سے اپنے آپ کو پاک ثابت کریں۔ میں اسی علاقہ کا رہنے والا اور ملکانہ راجپوت ہوں۔

تعجب ہے کہ یہ لوگ دھرم کے نام سے کس قدر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ آریہ دھرم کی صداقت ملکانوں کو ان کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہی ہے۔ کاش ہماری قوم میں کچھ بھی تعلیم ہوتی اور دنیا کے حالات سے واقف ہوتی تو آریوں کو ہمارے خلاف اس قسم کے جھوٹ بولنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ اور نہ ہماری قوم کے ناواقف اور جاہل لوگ طرح طرح کی ترغیبوں سے ان کے پھندے میں نہ پھنستے۔

اس کے ساتھ ہی میں آریوں کی اس غلط بیانی کی بھی تردید کر دینا چاہتا ہوں کہ ۲۷ مولوی اور کچھ سادھن کے لوگ وہاں موجود تھے۔ جو شدھ ہونے سے روکتے رہے حالانکہ کوئی مولوی صاحب شدھی کے موقع پر نہ تھا اور ہم دو تین آدمی تھے۔ جو آریوں کے کھیل دیکھ رہے تھے۔

(ڈاکٹر موتی خاں ساکن اوندھی ضلع متھرا)

اس اعلان سے آریوں کا جھوٹ روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کیا وہ آئندہ شرمائینگے۔

اس گاؤں میں ہمارے مستقل مبلغ مقرر ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان ہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آریہ اپنا سارا زور لگا دینے کے باوجود چند دام افتادہ لوگوں کے سوا گاؤں کو فریب میں نہ لا سکے۔

{خاکسار فتح محمد سیال ایم اے امیر الوفد المجاہدین
جماعت احمدیہ قادیان ہینگ منڈی آگرہ ۱۳ اپریل ۲۳ء}

رمضان المبارک اور دار الامان

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھل چکے ہیں اور سعید فطرت ارواح ان سے متمتع ہو رہی ہیں۔ ماہ رمضان المبارک ہر جگہ خصوصیت رکھتا ہے مگر قادیان جیسے روحانی مقام میں جو اس کی شان ہے وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے چاروں مسجدوں میں حفاظ بعد از عشا و قبل از فجر اپنی مفوضہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں حافظ محمد ابراہیم صاحب اور مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب۔ در مسجد فضل حافظ فیض اللہ صاحب۔ اور مسجد نور میں حافظ صاحب قرآن کریم سناتے ہیں۔ اس کے جناب حافظ روشن علی صاحب علامہ اجل حسب معمول مسجد اقصیٰ میں بعد از نماز ظہر درس قرآن کریم شروع فرما دیا ہے۔ انشاء اللہ رمضان ہی میں ختم فرمائیں گے۔ شائقین قرآن اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔

احمد کے جاں نثاروں سے استدعا
دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے کدھر ہیں؟

وہ آئیں اور صف دشمن کو پاش پاش کر دیں۔ اے جماعت ... کے پاک ممبرو! تمہاری خدمات کا وقت آگیا۔ تم نکلو اور دشمن پر ثابت کردو کہ تم مسیحائے زماں کی تیار کردہ جماعت ہو۔ اب کسی اور مسیح کے لیے آسمان کی راہ تکنا دیوانگی ہے۔ وہ آچکا اور اپنا کام کر گیا اے مسیح محمدی کے جانباز حواریو! تم اپنے عمل سے ثابت کردو کہ مسیح محمدی جو موسوی مسیح سے افضل ہے پہلے مسیح کے حواری اس چند روزہ زندگی کے لیے آقا پر لعنت کر چکے۔ لیکن عیسیٰ ثانی کے جانباز تو کیا تم ان سے افضل نہیں ہو؟ خدا کا پاک کلام تم کو افضل ٹھہراتا ہے۔ پھر کیا عمل میدان میں تمہارا لنگا کھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس اٹھو۔ اور کمر ہمت کس لو۔ میدان پکار رہا ہے نکل پڑو۔ حضرت مسیح نے انجیل میں فرمایا ہے کہ **"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"** تم اپنے اعمال و افعال سے یہ ثابت کر دو کہ مسیح ثانی کے کیسے اعلیٰ درجہ کے ثمار ہیں۔ تا مسیح کی ابنیت کی حقیقت دنیا پر واضح ہو جائے۔ جو فعل سے ہو سکتا ہے وہ قول سے نہیں ہو سکتا۔ جب تم دین حق پر اپنی جانیں نثار کرو گے اور اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہاؤ گے تو خیرہ چشم اعدا کے دل خود بخود گھائل ہوتے جائینگے اور تم اپنی آنکھوں سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نمونہ دیکھ لوگے

اسوقت جو سرفروش خلیفۂ دوراں کی آواز پر لبیک کہہ چکے ہیں ان کی تعداد ۱۴۴ ہے اور یہ تعداد بہت ہی تھوڑی ہے کیا لاکھوں کی جماعت میں ہزاروں مبلغ نکل آنا کچھ مشکل ہے۔ پس اے احمدی قوم تو اپنی ذمہ داری کو سمجھ۔ خالق کون و مکاں نے تمام انسانوں کی ہدایت تیرے ہی ذمہ لگائی ہے۔ اسوقت دنیا پیاس سے تڑپتی ہے اور صرف تیرے ہی پاس پانی ہے پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اگر تو ان پیاسوں کو سیراب نہ کرے۔ اور وہ بلبلا کر اس جہان سے رخصت ہو جائیں۔

اے احمدیہ جماعت! تجھے کس بات کا انتظار ہے؟ دشمن وار کر چکا۔ اب تیری باری ہے تو سستی ترک کر بلکہ اپنے پورے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نکل۔ اور عالم میں روحانیت اسلام کی دھاک بٹھا دے اور شیاطین کے غیور گروہ جو اللہ اور اسلام کے نام لیواؤں کو چاہ ضلالت میں جا رہے ہیں روک ان کو باخدا انسان بنا اور اپنے آقائے نامدار اور روحانی باپ کے لیے عزت دکھا۔

یاد رکھو! خدا کا فرمان جاری ہو چکا ہے کہ تمام دنیا کا ہادی اور ملجا احمدیت اور اسلام ہی ہو۔ اور خدا کی وہ ذات ہے ؎

خدا کے کام کب رکتے ہیں بندوں سے + بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش آتی ہے

اسکے ارادہ اور حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا یہ کام سب ہو کر رہینگے لیکن افسوس ہمیں ہوگا اگر ہم پیچھے رہے۔ پس اٹھو اور اس تازیانہ عبرت کو محسوس کرو اپنے مولیٰ کے آستانہ پر گر پڑو تا وہ ہمارے حال پر رحم فرما کر دستگیری فرما دے۔ آمین ؎

اے جواناں بکوشید + تا جامہ زناں نہ پوشید

ربنا آتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ

راقم ا۔ د۔ ج۔

نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

یکم اپریل کو جس وقت چندے اور بندے کا سوال طے ہو چکا۔ اس بحث کے خاتمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی وہ یہ ہے۔ اسے علیحدہ اسلیے شائع کیا جاتا ہے کہ وقت کی چیز ہے تا احباب اس پر عمل کر کے اس مقصد کو سرانجام دے سکیں جو جماعت حقیقی احمدیہ کا مطمح نظر ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے خطبے اور تحریروں میں یہ بات آچکی ہے کہ اس فتنہ کی صورت میں خدا نے اپنے سلسلے کے لیے سامان پیدا کیا ہے جبتک خدائی سلسلوں کی ترقی کیلیے عام اور غیر معمولی حالات نہوں اسوقت تک جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لے گئے وہی اسلام جو عام حالات میں چارسو سال میں پھیلتا۔ اس نے ہجرت کے بعد بہت ترقی کی۔ عرب میں اس واقعہ نے ایک آگ سی لگادی مکے والوں نے چاہا کہ مدینہ پر جائیں اور وہاں مسلمانوں کو خراب کریں وہ چڑھ کر آئے ان کو شکست ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مکے والوں کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ ملک والوں کو ملائیں۔ وہ لوگ عرب میں پھیل گئے اور انھوں نے اسلام کے مٹانے کے لیے پورے سامان کیے پہلے باقی عرب کے لوگ اس کو گھر کی لڑائی خیال کرتے تھے۔ لیکن جب مدینہ پر چڑھکر آنے سے مکے والوں کو شکست ہوئی تو ان کو ادھر توجہ ہوئی اور وہ مکے والوں کے ساتھ متفق ہوگئے۔ لیکن اللہ تعالی نے ان کو شکست دی اس طرح اسلام ان کے گھروں میں گھس گیا۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیرونی سلطنتوں یعنی ایرانیوں اور رومیوں نے چاہا کہ مسلمانوں پر حملہ کریں اور مسلمانوں کو عرب کی زمین سے مٹا دیں۔ اللہ تعالی نے مسلمانوں کے دل میں ڈالا کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے اپنے وطنوں سے نکلیں۔ چنانچہ ایرانیوں اور رومیوں کے حملوں کو دیکھ کر مجبوراً ان کے مقابلہ کے لیے اٹھنا پڑا۔ یہ اللہ تعالی ایک تدبیر تھی مسلمان جو اپنے گھروں سے اپنے قوی دشمن سے جان بچانے کے لیے نکلے تھے دشمن پر فاتح ہوئے اور دشمن کے ملک ان کے ملک ہوگئے۔ یہ ایک تدبیر تھی جس سے اللہ تعالی چاہتا تھا کہ مسلمان دنیا کو فتح کریں۔

آج ہمارے لیے ان غیر معمولی سامانوں سے بعض پیدا کیے گئے ہیں ہندو تبلیغ کرتے ہیں اور انھوں نے ہزاروں ملکانوں کو شدھ کر لیا ہے یہ ایسے خطرناک اور روح فرسا حالات ہیں کہ ان سے روح کانپتی ہے اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ عام مسلمان اس فرض سے غافل ہیں یعنی وہ نہیں جانتے کہ اسوقت کیا کریں۔ کس طرح کریں۔ اور ان کا فرض کیا ہے۔

میں نے تاریخ میں ایک واقعہ پڑھا تھا جس وقت وہ مجھے یاد آتا ہے تو جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی سرحد پر چھاپا مارا۔ اور ایک عورت کے رشتہ داروں کو پکڑ کر لے گئے اس وقت اس عورت نے مسلمان بادشاہ کا نام لیا اور کہا کہ وہ کہاں ہے۔ اگر مسلمان اسطرح اس ملک میں غیر محفوظ ہیں تو وہ کیا کرتا ہے۔ ایک مسلمان نے یہ پیغام سنا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا۔ گو اس وقت مسلمانوں کی سلطنت کمزور ہو رہی تھی مگر ان میں ایمان باقی تھا۔ بادشاہ نے جونہی اس عورت کا پیغام سنا۔ اس نے تلوار اٹھالی اور لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور وہ پہونچا اور اس عورت کے رشتہ داروں کو چھڑا لیا۔

جب ایک عورت کے لیے جو کلمہ پڑھتی تھی ایک مسلمان کی یہ ذمہ واری ہے کہ اس کے جسم کی ہلاکت سے بچائے تو جب ہم یہ دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں کی روحیں ہلاکت کی طرف لے جائی جارہی ہیں۔ اسوقت ہماری ذمہ واری کتنی بڑھ جاتی ہے کیا ہم اس لیے پیچھے رہیں گے کہ وہ غیر احمدی ہیں۔ کیا ہم اس لیے ان کو ارتداد سے بچانے نہ جائینگے کہ ان کے مولوی ہمیں کافر اور ہمارے آقا مسیح موعود کو دجال کہتے۔ اور ہمیں ہر ایک قسم کا نقصان جو وہ پہنچا سکتے ہوں پہنچانا عین ثواب خیال کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اشاعت اسلام کے لیے کھڑے ہوں اور اس راہ میں جو بھی قربانی کرنی پڑے وہ کریں۔ نہ صرف ان مسلمانوں کو ارتداد سے بچائیں۔ بلکہ ان کو بھی اسلام میں لائیں جو ان کو اسلام سے چھین کر لے جانے کے درپے ہیں۔

یہ خدا تعالی کی طرف سے ایک موقعہ ہے اس سے مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے کہ ملکانوں کو ارتداد سے بچائیں اور ہندوؤں کو اسلام میں داخل کریں۔ اب ہماری جماعت کے اخلاص دکھانے کا موقع ہے۔ اب تک ہمیں جان قربان کرنے کے موقعے نہیں ملے تھے۔ مگر اب یہ دروازے کھل گئے ہیں۔ ان پر افسوس ہوگا۔ جو داخل نہ ہوں۔ خدا کی طرف سے ایک دفعہ دروازے کھلا کرتے ہیں۔ جو انکار کردیں وہ محروم ہو جایا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کی کی قوم کے لیے اللہ تعالی نے الہام کا دروازہ کھولا مگر وہ لوگ ابتلاؤں سے ڈر گئے اس لیے ان کو الہام سے محروم کر دیا گیا۔ خدا نے کلام کیا پہاڑ پر زلزلہ آیا وہ ڈر گئے۔ حالانکہ نعمتیں مشکلات کے بعد ہی ملا کرتی ہیں۔ ایک بیر کانٹے کے بغیر نہیں ملتا۔ گلاب کا پھول ملتا ہے مگر ہاتھ میں جب کانٹا چبھ چکے۔ جب یہ ادنی چیزیں بھی مشکلات کے بعد ملتی ہیں تو خدا کسطرح آرام سے مل سکتا ہے۔ پس جو خدا سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کو کانٹوں کی نہیں تلواروں کے زخموں کی برداشت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو خدا کو چاہتا ہے وہ تلوار کے گھاؤ کھانے کے لیے تیار رہو۔ وہ جان دینے کے لیے تیار رہو۔ فی الحال تین مہینے کے لیے زندگی وقف کرنے کا مطالبہ ہے۔ ممکن ہے ان سے اس سے زیادہ وقت کی قربانی کا مطالبہ کیا جائے۔ وہ جنھوں نے پچاس ہزار دینا ہے ممکن ہے کہ وقت پر ان کو وہ سب کچھ دینا پڑے جو ان کے پاس ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ ہم کیا دینگے اپنا کچھ بھی نہیں ہوگا جو ہوگا وہ خدا کا ہوگا۔ ہم بیعت کے وقت اقرار کر چکے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو سب کچھ دیں گے۔ اب امتحان کا وقت ہے۔ ہمارے سامنے صرف ملکانوں کا سوال نہیں سارے ہندوستان کو مسلمان بنا لینے کا سوال ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے "اے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔ گیتا میں آپ کا ذکر اسی لیے تھا کہ آپکے ذریعہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کریں۔ ہمیں اس وقت تک ہندوستان میں کام کرنا ہے جبتک تمام ہندوستان میں متحدہ طور پر آواز بلند نہ ہو

غلام احمد کی جے

اور یہ ہو نہیں سکتا جبتک ہندو اقوام بحیثیت جماعت کے اسلام اسلام میں داخل نہ ہوں۔ اگر ہم ساری دنیا کو بھی مسلمان بنا لیتے اور اسطرف توجہ نہ کرتے تو ہمارا فرض ادھورا ہوتا۔

پس وقت ہے کہ جو لوگ جس قدر قربانی کر سکتے ہیں۔ کریں اور تیار رہیں کہ ابھی ان کو اور بھی خدمت اور قربانی کے موقع ملینگے۔ اسلام پر یہ نازک وقت ہے۔ یہ ہنسی کا وقت نہیں جسطرح ماں مر جاتی ہے اور نادان بچہ اس کے منہ پر طمانچہ مارتا ہے کہ ماں اٹھ کیوں مخول کرتی ہے۔ اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ ماں مخول نہیں کرتی بلکہ مر گئی ہے تو اس کا کیا حال ہوگا تم خود سمجھ لو۔ اسی طرح اسلام پر دشمن کا حملہ ہے۔ اگر پورے طور پر سمجھ لیا جائے تو کوئی قربانی اس کے انسداد کے لیے مسلمان اٹھا نہ رکھیں۔ پس وقت ہے کہ کام کیا جائے میں جانتا ہوں کہ ہمارے لوگوں میں جتنا اخلاص ہے۔ اتنا علم نہیں۔ جبتک دوسروں کو اس خطرہ کی اہمیت کا علم نہ دیا جائے۔ وہ قربانی کے لیے تیار نہیں ہو سکتے۔ پس جو یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ اپنے اپنے مقامات پر جائیں اور جماعتوں کو اس فتنہ کی اہمیت سے آگاہ کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی بتائیں اسوقت جو رقم چندہ کی رکھی گئی ہے وہ اتنی سور دپیہ ہے جن لوگوں کو خدا نے سو دیا ہے وہ سو دیں۔ اور جن کے پاس زیادہ ہے۔ وہ زیادہ دیں اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھیں اور پھر حسب قدر کی خدا ان کو توفیق دے وہ دیں (الفضل)

اطلاع

الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت میں میں نے اعلان کیا تھا کہ فتنۂ ارتداد کے انسداد کے لیے میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور اپنی خدمات پیش کر چکا ہوں۔ اللہ تعالی کا احسان اور شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہ کرم میری درخواست کو منظور فرما لیا ہے۔ اس سے پیشتر عزیز مکرم شیخ محمد ابراہیم علی میرا دوسرا لڑکا جو الحکم کا منیجر تھا آگرہ جا چکا ہے اور امیر الوفد کی ہدایات کے ماتحت کام میں مصروف ہے۔ اس کی غیر حاضری میں منیجر کا کام بھی ایک حد تک مجھے کرنا پڑتا تھا۔ مگر آج ۱۶ر اپریل کو یہ خادم بھی آگرہ جا رہا ہے اور اس طرح بظاہر الحکم کی ادارت کا انتظام بھی نہیں رہا۔ مگر میں اللہ تعالی کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ الحکم میری غیر حاضری میں بھی نکلتا رہے گا۔ میں نے اس کے لیے انتظام کیا ہے میرا تیسرا لڑکا عزیز محمد یوسف علی سردست منیجر کا کام کرے گا۔ چونکہ ابھی وہ دفتر کے کام سے ناواقف ہے۔ اور میری غیر حاضری میں اخبار کی قیمت کے وصول کرنے کیلیے وی پی جاری نہ ہو سکیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے خادم قدیم کی ہمت اور حوصلہ افزائی کے لیے بدوں کسی یاد دہانی کے اپنے ذمہ کے مطالبات ادا کردیں اور اگر دفتر سے کسی کے خط کا جواب دینے میں سستی یا دیر ہو تو یہ پیش نظر رکھ کر کہ منیجر اور ایڈیٹر خدا کے فضل سے دینی خدمت کی وجہ سے مرکز سے باہر ہیں معاف فرمائیں۔

(خاکسار یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ایڈیٹر الحکم)